بھوک نے نفرت کے فاصلے کو مٹا دیا.....

ایک بار کا واقعہ ہے کہ ایک گاؤں میں ایک امیر
تاجر رہتا تھا. اس تاجر کو اپنی امیری پر
بہت ہی زیادہ غرور تھا. وہ جس بھی غریب
مفلس کو دیکھتا تو ان کو وہ مارنے لگتا
تھا. ایک دن جب اس تاجر کے گھر
اس گھر کی بیوی کو بیٹا پیدا ہوا تو
اس نے سارے گاؤں کو دعوت دی. جب
سارے گاؤں والے اس کی دعوت میں آئے تو

انھوں نے دیکھا کہ تاجر نے بہت سے
عمدہ قسم کا کھانا بنایا ہے۔ سب نے خوشی
خوشی دعوت کا مزہ لیا اور کھانا کھا کر واپس
گھر چلے گئے۔ لیکن اس گاؤں میں ایک
غریب کسان رہتا تھا جس کا نام رامو کاکا تھا۔
وہ صرف دعوت کو دیکھ رہا تھا۔ جب وہ
اندر آنے کی کوشش کرتا تو تاجر کے
نوکر اس کو باہر نکال دیتے۔ وہ اُن
کو بولتا کہ میں بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے

63-ാമത് കേരള സ്കൂൾ കലോത്സവം 2025 ജനുവരി 4 മുതൽ 8 വരെ തിരുവനന്തപുരം

Item Code: 955 Participant Code: 202

کو دے دو۔ تو تاجر اس کا مذاق اڑاتا اور

کہتا کہ اگر تم نے محنت کی ہوتی تو آج تم

بھوکے نہیں ہوتے۔ تو راموکاکا نے کہا کہ اگر

تم مجھے کھانا دو گے میں تمہارے بچے کے لئے

دعا کروں گا۔ مہربانی کرکے مجھے کچھ کھانے

کے لئے دے دو۔ تو امیر تاجر کہتا ہے کہ

مجھے بھوکوں سے بہت نفرت ہے۔ خود تو

کماتے نہیں اور دوسروں کا موفت میں کھاتے

ہیں۔ یہاں سے نکل جاؤ ورنا اپنے نوکروں

سے تمہیں بہت زیادہ ڈنڈے مارو گا۔ اس

لئے بہتر یہی ہے کہ تم یہاں سے ابھی چلے

جاؤ۔ تو جاتے وقت رامو تاجر سے کہتا ہے

کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ تم بھوک

سے ~~تڑپ~~ تڑپو گے۔ اور کھانا

مانگتے بھٹکو گے۔ اس بات پر تاجر

بہت زیادہ ہنستا ہے اور کہتا ہے کہ وہ دن

صرف تمہارے خواب میں آئے گا۔ اصل میں

وہ دن کبھی نہیں آئے گا۔ تو رامو کہتا ہے

کہ دیکھتے ہیں اوپر والا وہ دن ضرور لائے گا۔

جس دن تم بھوک سے نہ تڑپ سکے۔ تاجر

اس بات پر بھی ہنستا ہے۔ اور رامو

وہاں سے چلے جاتا ہے۔ راستے میں رامو کو

پانی ملتا ہے وہ پانی پیتا ہے اور من ہی من

یہ سوچتا ہے کہ آخر میری مفلسی کب ختم

ہوگی۔ کب میرے بچے پیٹ بھر کر کھانا

کھائے گے۔ آخر کب تک ہمیں اس

پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا، اور

کب تک۔ یہ بات سوچتے سوچتے وہ گھر
پہنچ گیا۔ اس کے سارے گھر والے بھوکے تھے
تو وہ راموں سے کہنے لگے کہ تم نے کچھ کھایا
نہیں راموں نے کہا نہیں۔ تو راموں نے اپنے بڑے
لڑکے سے کہا کہ تم شہر میں جاکر کوئی
کام کرو۔ اور میں یہاں کوئی کام کرتا ہوں
اگر ہم کام کریں گے تو گھر کا خرچا نکل
جائے گا۔ اور تھوڑا بہت کھانا ہر دن مل
جائے گا۔ یہ بات سن کر وہ شہر جانا

ہے اور وہاں ایک دکان میں کام کرتا ہے۔

کام جلدی مل جانے سے اس کا ماں باپ کافی

خوش ہوتا ہے۔ اور راموں کا کا گاؤں میں

کھیتی باڑی کا کام شروع کر دیتا ہے۔ اب

وہ گھر کا خرچا آرام سے نکل جاتا ہے۔ ان کا

کام بھی بہت اچھا چلتا ہے۔ یہاں تاجر

کا لڑکا بھی دن بہ دن بڑا ہوتا جا رہا

تھا۔ امیر تاجر ہے جیسے آ کر اس کو

دینا جو اس کو ضرورت ہوتی۔ اس

Item Code: 955 Participant Code: 202

وہ بہت ہی زیادہ خوش اور آزاد رہتا۔
جب وہ پڑھنے کے لئے شہر گیا تو۔ پہلے
تو اس کا کوئی ساتھی نہیں رہا لیکن
کچھ مہینوں کے بعد اس کو کافی سارے
ساتھی مل گئے۔ وہ ان کے ساتھ کافی
خوش رہتا۔ لڑکا تو سادا سا تھا لیکن
اس کے دوست جو تھے وہ بہت ہی
زیادہ ~~خراب~~ خراب اور بدتمیز تھے۔
ان کے ساتھ یہ بھی ان کے جیسا بن

63rd Kerala School Kalolsavam - Jan 04 To 08, 2025 - Thiruvananthapuram

63-ാമത് കേരള സ്കൂൾ കലോത്സവം 2025 ജനുവരി 4 മുതൽ 8 വരെ തിരുവനന്തപുരം

Item Code: 955 Participant Code: 202

گیا تھا۔ جب اس لڑکے نے دوستوں کی

سچائی کا پتہ چلا تو اس نے ان سے دوستی

توڑ دی اور اچھے ساتھیوں کی تلاش میں

لگ گیا۔ اس کو ایک، دو اچھے لڑکے

ملے تو اس نے ان کے ساتھ دوستی کر

لی۔ وہ پڑھائی میں بھی کافی اچھا ہوگیا۔

اس کے جو دوست تھے وہ غریب خاندان

سے تعلق رکھتے تھے۔ جب وہ اسکول آتے

تو ساتھ میں کھانے کے لئے کچھ نہیں

(This page will be scanned to publish the article in Schoolwiki. So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

لاتے تھے۔ تو ناصر کا لڑکا ان کو اپنا کھانا
دے دیتا تھا۔ جو ناصر کا لڑکا تھا
وہ غریبوں کا درد سمجھتا تھا۔ اب اسکول
میں چھٹیاں پڑ گئی تھی۔ وہ گھر
آیا۔ اور اگلے دن وہ گاؤں کی سیر
کرنے کے لئے چلا گیا۔ سیر کرتے کرتے
وہ راموکا کے گھر پہنچ گیا۔ اس کو
بہت پیاس لگی تھی تو اس نے پانی
کے لئے پوچھا تو گھر والوں نے پانی دیا پانی

بیٹا۔ بیٹے کے بعد رامو نے اس کا
نام دریافت کیا اور اس کے بارے میں
پوچھا۔ تو تاجر کے لڑکے نے سب سے
بتا اپنے بارے میں۔ جب رامو کاکا کو
معلوم ہوا کہ یہ اصغر تاجر کا لڑکا ہے
تو رامو کاکا نے اس کو اس کے باپ کے
بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ اور کہا کہ
کیسے اس نے مجھے سب گاؤں والوں
کے سامنے میری مفلسی کا مذاق اڑایا۔

یہ بات سن کر تاجر کا لڑکا کافی
دوکھی ہوا. اس کو دوکھی دیکھ کر راجوں
کاکا نے کہا کہ تم دوکھی مت ہونا. یہ
تو میری قسمت میں ہے اب قسمت
اوپر والے کے ہاتھ میں جو وہ چاہے گا
وہی ہوگا. لیکن اب میں اتنا
غریب نہیں رہا کہ کھانا نہ دے سکو.
میرا بڑا لڑکا شہر میں کام کرتا
اور کافی ~~اچھ~~ اچھا کماتا ہے. اب ہمارے

63rd Kerala School Kalolsavam - Jan 04 To 08, 2025 - Thiruvananthapuram

Item Code: 955 Participant Code: 202

حالت کافی بہتر نہیں. اس بات کو دل میں

سوچ کر وہ گھر گیا اور اپنے باپ سے

اس بارے میں پوچھنے لگا. تو اس کے

باپ نے کہا کہ مجھے ان کی بکی مفلس

اور ان کی مفلسی سے کافی نفرت ہے

اس کے لڑکے نے کافی سمجھایا لیکن

اس کا باپ نہیں مانا تو اس نے

اپنی ماں سے کہا کہ کل گھر میں

کوئی کھانا نہیں بنائے گا. اور سب

(This page will be scanned to publish the article in Schoolwiki. So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

نوکروں سے بول دو کہ کل کوئی کام
میں نہیں آنا. اس نے اپنے باپ کے
سارے روپیے بھی چھپا دیا. اگلے دن
تاجر کو صبح کا ناشتہ نہیں دیا تو لڑکے
نے کہا کہ نوکر سارے چھٹی پر ہیں اور
میں اور ماں باہر جا رہے ہیں. آج کھانا
نہیں ہے شام کو آکر کھانا دے گے تب
تک ایسے ہی رہو. تو تاجر کو غصّہ
آیا اور کہا کہ نوکروں کو کس نے چھٹی

63rd Kerala School Kalolsavam - Jan 04 To 08, 2025 - Thiruvananthapuram

Item Code: 955 Participant Code: 202

دیا۔ لڑکے نے کہا میں نے کیوں کہ مجھ میں
آپ کے بغیر کوئی نہیں ہے اس لئے میں
نے سب کو چھٹی دی۔ تو تاجر نے کہا کہ
میں آج کیا کھاؤ گا۔ لڑکے نے کہا تم
آج فاقہ کرلو۔ شام کو کھا لینا۔ تاجر
نے کہا تم جاؤ میں دیکھ لو گا۔ جب وہ
چلے گے تو کچھ دیر بعد تاجر کو بہت
زیادہ بھوک لگی۔ تاجر کو بھوک
برداش نہیں ہوئی۔ تو وہ اپنے روپیے

63rd Kerala School Kalolsavam - Jan 04 To 08, 2025 - Thiruvananthapuram

Item Code: 955 Participant Code: 202

ڈونٹ نے کہا وہ کچھ نہیں ملا۔ وہ بھوک
کے ساتھ گاؤں میں گھومنے لگا۔ گھومتے
گھومتے وہ راموکے گھر تک آ گیا اس
کو اب زیادہ بھوک لگ رہی تھی۔ تو
اس نے راموسے کہا کہ تھوڑا کھانا دے
دو۔ صبح سے بہت بھوکا ہوں۔ تو رامو
نے کہا کہ تمہیں شاید یاد ہوگا میں
نے تم سے کہا تھا ایک دن تم ضرور بھوک
کی وجہ سے کھانا مانگو گے۔ لیکن تم نہیں

(This page will be scanned to publish the article in Schoolwiki. So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

نہیں۔ بھوک بھیک منگواتی ہے۔ نو رادون

نے کہا کہ اندر چلو اور کھانا کھالو۔ کھانا

کھانے کے بعد ناجید نے آج سے میں

کسی غریب کا مذاق کبھی نہیں لوں گا۔ اور

میرا نفرت بھی اب ختم ہو گی۔ کیوں

کہ بھوک نے مجھے سبق سکھا دیا کہ

کبھی کسی بھوکے کو خالی پیٹ واپس

نہیں جانے دینا۔ نو رادون نے کہا یہ بات

بھی ختم اور کہا کہ تمہاری وجہ سے

میری غریبی بھی ختم ہو گئی. تمہاری وجہ سے میرا لڑکا آج اچھا کام کر رہا ہے. اگر تم نے اس دن وہ بات مجھے نہ بولی ہوتی.

اس دن کے بعد تاجر بدل گیا اور خوشی سے ساتھ زندگی گزار رہا ہے.

سبق

ہمیں کسی مفلس کا مذاق نہیں اڑانا چاہیے. ایک دن وہ حالت ہماری بھی ضرور آتی ہے. بھوک امیری، غریبی کچھ نہیں دیکھتی. تو بھوکے کو ہمیشہ کھانا دینا.